ڈائمنڈ کے نگ والی چاندی کی انگوٹھی مرد پہن سکتا ہے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ مرد چاندی کی انگوٹھی کتنے وزن کی پہن سکتا ہے؟ نیز چاندی کی انگوٹھی میں ڈائمنڈ کا نگ پہننا مرد کے لیے جائز ہے یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرد کے لیے چاندی کی ساڑھے چار ماشے سے کم، ایک نگینے والی، ایک انگوٹھی، جس میں کسی بھی قسم کے کسی پتھر یا ڈائمنڈ، یا چاندی ہی کا نگینہ ہو، اس کا پہننا جائز ہے، مگر بے ضرورت اس کا ترک افضل ہے، اگر چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی ہو یا اس کا وزن ساڑھے چار ماشے یا اس سے زیادہ ہو یا ایک سے زیادہ نگینے ہوں یا وہ صرف چھلا ہو یا ایک سے زیادہ چاندی کی انگوٹھیاں ہوں، اگرچہ سب مل کر وزن میں ساڑھے چار ماشے سے کم ہوں، تو یہ پہننا مرد کے لیے جائز نہیں، بلکہ گناہ ہے اور جو شخص اس میں مبتلا ہے، یعنی بطور عادت کے پہنتا ہے، وہ فاسق معلن ہے، ایسے کو امام بنانا ممنوع اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی واجب الاعادہ، یعنی نماز پڑھنا گناہ اور لوٹانا واجب ہے۔

امام ابو داؤد السجستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ”إن رجلاً جاء إلى النبي صلى الله عليه وسلم وعليه خاتم من شبه، فقال له مالي أجد منك ريح الأصنام؟ فطرحه ثم جاء وعليه خاتم من حديد، فقال مالي أرى عليك حلية أهل النار؟ فطرحه، فقال: يا رسول الله! من أي شيء أتخذه؟ قال إتخذه من ورق ولا تتمه مثقالا“ ایک شخص نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، تو وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے کہ تم سے مجھے بت کی بو آتی ہے؟ انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے، تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا بات ہے کہ میں تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس شخص نے اسے بھی پھینک دیا اور

عرض کی : یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس چیز کی انگوٹھی میں پہنوں ؟ فرمایا : چاندی کی اور ایک مثقال پورا نہ کرو، یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو۔ (سنن ابوداود، ج 2، ص 228، مکتبہ رحمانیہ، لاھور)

درمختار میں ہے۔ "(ولا يختم) إلا بالفضة لحصول الإستغناء بها فيحرم (بغيرها)" مرد چاندی کی انگوٹھی کے علاوہ کوئی نہ پہنے، چاندی کی انگوٹھی کی وجہ سے استغنا حاصل ہوجاتا ہے، چاندی کے علاوہ دیگر کسی دھات کی بنی ہوئی انگوٹھی پہننا حرام ہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج 9، ص 593، مطبوعہ پشاور)

اسی میں ایک اور مقام پر ہے : "(والعبرة بالحلقة) من الفضة (لا بالفص) فيجوز من حجر وعقيق وياقوت وغيرها" یعنی انگوٹھی چاندی کی ہونے میں اعتبار حلقے یعنی دائرے کا ہے، اس میں نگینے کا اعتبار نہیں ہے، اس لیے نگینہ چاہے پتھر، عقیق، یاقوت وغیرہ کا ہو، وہ بھی جائز ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج 9، ص 595، مطبوعہ پشاور)

اسی میں ایک اور مقام پر ہے : "(وترك التختم لغير السلطان والقاضي) وذي حاجة إليه كمتول (أفضل)" سلطان، قاضی اور ہر ذی حاجت مثلاً متولی وغیرہ کے علاوہ باقی لوگوں کے لیے انگوٹھی نہ پہننا افضل ہے۔

اس عبارت کے تحت ردالمحتار میں ہے : "وظاهر كلامهم أنه لا خصوصية لهما، أي: للسلطان والقاضي، بل الحكم في كل ذي حاجة كذلك، فلو قيل وتركه لغير ذي حاجة إليه أفضل، ليدخل فيه المباشر ومتولي الأوقاف وغيرهما ممن يحتاج إلى الختم لضبط المال كان أعم فائدة كما لا يخفى اه" فقہاء کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ سلطان اور قاضی کے لیے ہی یہ خصوصیت نہیں ہے، بلکہ ہر ذی حاجت کے لیے یہی حکم ہے، لہذا اگر یہ کہا جائے کہ ہر ذی حاجت کے غیر کے لیے انگوٹھی کا ترک افضل ہے، تاکہ اس میں ہر مبتلا، وقف کے متولی اور ان کے علاوہ جن جن کو بھی مال اور رقم وغیرہ کی حفاظت کے لیے مہر کی ضرورت پڑتی ہے، سب شامل ہوجائے، تو اس کا فائدہ عام ہو جائے گا، جیسا کہ کسی پر بھی مخفی نہیں ہے اھ۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج 9، ص 597، مطبوعہ پشاور)

علامہ شامی علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں : "إنما يجوز التختم بالفضة لو على هيئة خاتم الرجال، أما لو له فصان أو أكثر حرم، قهستاني" چاندی کی انگوٹھی اگر مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو تو اس کا پہننا مرد کے لیے جائز ہے، لیکن اگر اس میں دو یا اس سے زیادہ نگینے ہوں تو مرد کے لیے پہننا حرام ہے، قہستانی۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج 9، ص 597، مطوعبہ پشاور)

سیدی اعلیٰ حضرت، مجدد دین و ملت، امام اہل سنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "چاندی کی ایک انگوٹھی، ایک نگ کی، ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا جائز ہے اور دو انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ، خواہ زائد، چاندی کی اور سونے، کانسے، پیتل، تانبے کی مطلقاً ناجائز ہیں۔" (احکام شریعت، ص180، ممتاز اکیڈیمی، لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن خلاف حکم شریعت مطہرہ ایک انگوٹھی کئی نگ والی یا ایک سے زیادہ انگوٹھیاں پہننے والے شخص کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "ایک آدھ بار پہننا گناہ صغیرہ اور اگر پہنی اور اتار ڈالی تو اس کے پیچھے نماز میں حرج نہیں اور اگر نماز میں پہنے ہو تو اسے امام بنانا ممنوع اور اس کے پیچھے نماز مکروہ، یوں ہی جو پہنا کرتا ہے، اُس کا عادی ہے، فاسق معلن ہے اور اس کا امام بنانا گناہ، اگر اس وقت نماز میں نہ بھی پہنے ہو۔" (فتاوی رضویہ ج6، ص601، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجد علیہ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: انگوٹھی وہی جائز ہے، جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو، یعنی ایک نگینہ کی ہو اور اگر اس میں کئی نگینے ہوں، تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے۔ اسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔ (بہار شریعت ج3، ح16، ص427، 428، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "انگوٹھی سے مراد حلقہ ہے، نگینہ نہیں، نگینہ ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے، عقیق یاقوت، زمرد، فیروزہ، وغیرہ سب کا نگینہ جائز ہے۔" (بہار شریعت ج3، ح16، ص426، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد نوید چشتی عفی عنہ

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7489

تاریخ اجراء: 03 صفر المظفر 1446ھ/09 اگست 2024ء